ویب سائٹ پر موجود برائی اور تصاویر کے متعلق ویب سائٹ نگران اور مالك کی ذمہ داری

مسئولية أصحاب المواقع والمشرفين عليها عن وجود المنكرات والصور المحرمة

[أردو - اردو - urdu]

محمد صالح المنجد

ترجمہ: اسلام سوال وجواب ویب سائٹ
تنسیق: اسلام ہا ؤس ویب سائٹ

ترجمة: موقع الإسلام سؤال وجواب
تنسيق: موقع islamhouse

2013 - 1434
IslamHouse.com

ویب سائٹ پر موجود برائی اور تصاویر كے متعلق ویب سائٹ نگران اور مالك كی ذمہ داری

ویب سائٹس اور مجلسوں میں عورتوں كی تصاویر اور گانے اور برائی منتشر ہیں، ویب سائٹ پر گانے بجانے، اور فنكاری اور سینما اور مختلف چینل كی قسم كھولنے كا حكم كیا ہے ؟
اور كیا ویب سائٹ كا نگران اعلی اور باقی ممبران پر بھی اس كا گناہ ہو گا ؟
بعض یہ عذر پیش كرتے ہیں كہ: ہم یہاں كسی كو عورتوں كی تصاویر كا اضافہ كرنے پر مجبور تو نہیں كرتے، اور نہ ہی انہیں اپنی تصویر لگانے كا كہتے ہیں، اسی طرح كیا وہاں كوئی موضوع لكھنے والے كا عورت كی تصویر لگانے كا گناہ نگران یا مینجر یا ویب سائٹ كے مالك پر بھی ہو گا ؟

الحمد للہ:

اول:
گانے بجانے كی ویب سائٹ كھولنی جائز نہیں، اور نہ ہی اپنی ویب سائٹ پر گانے بجانے كی كوئی قسم كھولنی جائز ہے، اور اسی طرح گانے بجانے اور فنكاروں اور فلموں كی خبریں بھی ویب سائٹ پر دینا جائز نہیں، كیونكہ ایسا كرنے میں برائی اور گناہ كی مشہور اور اس میں معاونت ہوتی ہے.

صحیح احادیث موسیقی اور گانے سننے، اور مرد و عورت كے اختلاط اور حقیقتا یا فلموں میں ستر ننگا كرنے كی حرمت پر دلالت كرتی ہیں، اس كی تفصیل آپ سوال نمبر (٥٠٠٠) اور (١٢٠٠) كے جوابات میں دیكھ سكتے ہیں.

اس بنا پر ان برئیوں كو روكنا اور اس كے خلاف جنگ كرنا واجب ہے، نہ كہ اس كی طرف لوگوں كو دعوت دینا، اور اس كی طرف راغب كرنا، یا اس پر معاونت كرنا، یہ سب جائز نہیں، اور جو كوئی بھی كسی برائی اور

گناہ میں معاونت کرتا ہے، یا اس گناہ اور برائی کی طرف راہنمائی کرتا ہے وہ شخص بھی گناہ کرنے والے کے ساتھ گناہ میں شریك ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

{ اور تم نیکی و بھلائی اور تقوی کے کاموں میں ایك دوسرے کا تعاون کرتے رہو، اور برائی و گناہ اور ظلم و زیادتی کے کاموں میں ایك دوسرے کا تعاون مت کرو، اور اللہ تعالی کا تقوی اختیار کو، یقینا اللہ تعالی سخت سزا دینے والا }المآئدۃ (٢).

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس کسی نے بھی ہدایت کی طرف بلایا اور راہنمائی کی اسے اس پر عمل کرنے والا کی طرح ہی اجر و ثواب ملےگا، اور ان کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہو گی، اور جس کسی نے کسی گمراہی کی طرف بلایا اور اس کی راہنمائی کی تو اسے اس پر عمل کرنے والے جتنا ہی گناہ ملےگا ان کے گناہ میں کوئی کمی نہیں ہو گی "

صحیح مسلم حدیث نمبر (٤٨٣١).

دوم:
انسان یا پرندے یا حیوان وغیرہ ذی روح کی تصویر حرام ہے، اور اسے مجلس میں رکھنا، یا اسے بطور یاداشت سنبھال کر رکھنا جائز نہیں ہے؛ کیونکہ تصویر کی حرمت کے عمومی دلائل اسی پر دلالت کرتے ہیں، اور ایسا کرنے والے پر لعنت کے دلائل بھی، آپ مزید تفصیل دیکھنے کے لیے سوال نمبر (٢٢٦٦٠) اور (٨٩٥٤) کے جوابات کا مطالعہ کریں.

اس سے وہی مستثنی ہے جس کی بہت شدید ضرورت و حاجت ہو، مثلا شناختی کارڈ وغیرہ کے لیے.

اور حرام تصویر کے ضمن میں ذی روح کے خیالی کارٹوں اور خاکے، یا بد صورت خاکے بھی شامل ہوتے ہیں؛ کیونکہ صحیح مسلم میں عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے حدیث مروی ہے:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے واپس تشریف لائے تو میں نے اپنے دروازے پر ایك پردہ لٹکا رکھا تھا جس میں پروں والے گھوڑوں کی تصویر تھیں، تو انہوں نے مجھے حکم دیا تو میں نے اسے اتار دیا "

صحیح مسلم حدیث نمبر (٢١٠٧).

الدرنوك: ایك قسم کے پردے کا نام ہے.

تو یہ حدیث ذی روح کی تصویر کی ممانعت پر دلالت کرتی ہے چاہے وہ تصویر خیالی ہی ہو، اور اس کا حقیقت میں کوئی وجود نہ ہو، کیونکہ حقیقت میں پروں والے گھوڑے موجود ہی نہیں ہیں.

اور مستقل فتوی کمیٹی کے فتاوی جات میں درج ہے:

" تصویر میں حرمت کا دارومدار اس پر ہے کہ وہ ذی روح کی تصویر ہو، چاہے وہ تصویر کرید کر بنائی گئی ہو، یا پھر رنگ کی ساتھ، یا دیوار پر بنائی گئی ہو، یا کسی کپڑے پر، یا کسی کاغذ پر، یا کپڑے میں بن کر بنی ہوئی ہو، چاہے وہ برش کے ساتھ بنی ہو، یا قلم کے ساتھ، یا کسی آلے اور مشین کے ساتھ، اور چاہے کسی چیز کی تصویر اس کی طبیعت اور حقیقت کے مطابق ہو، یا پھر اس میں کوئی تبدیلی اور تغیر و تبدل کیا گیا ہو، یا اسے میں کوئی خیالی تبدیلی کر کے اسے چھوٹا یا بڑا کیا گیا ہو، یا اسے خوبصورت کر دیا گیا یا اسے بدصورت بنا دیا گیا ہو، یا وہ لائنیں لگا کر جسم کی ہڈیوں کا ہیکل بنایا گیا ہو، یہ سب برابر ہے.

تو حرمت کا دائرہ یہ ہوا کہ جو ذی روح کی تصویر بنائی گئی ہو وہ حرام ہے، چاہے وہ خیالی تصویر ہی ہو، جیسا کہ مثال کے طور پر قدیم فراعنہ اور صلیبی جنگوں کے قائدین اور فوجیوں کی خیالی تصاویر بنائی جاتی

ہیں، اور اسی طرح عیسی علیہ السلام اور مریم علیہا السلام کی تصاویر اور مجسمے جو عیسائیوں کے گرجوں اور چرچوں میں کھڑے کیے جاتے ہیں.. الخ.

یہ سب عمومی دلائل کی بنا پر حرام ہیں، کیونکہ اس میں برابری ہے، اور یہ شرك کا ذریعہ ہیں.

دیکھیں: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (١ / ٤٧٩).

سوم:
ویب سائٹ کی مجلس مذاکرہ اور کالم نگاری میں عورتوں کی تصاویر پیسٹ کرنا ایك قبیح عمل ہے، کیونکہ اس میں حرام تصویر کا استعمال ہے، اور اس لیے بھی کہ اس میں فتنہ و فساد اور شہوت کو ابھارنا ہے، اس لیے ویب سائٹ کے نگران حضرات پر واجب ہوتا ہے کہ وہ اس قبیح عمل سے روکیں؛ کیونکہ ہر استطاعت اور طاقت رکھنے والے شخص پر برائی کو روکنا اور اسے زائل کرنا واجب اور ضروری ہے؛ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جو کوئی بھی تم میں سے کسی برائی کو دیکھے تو وہ اسے اپنے ہاتھ سے روکے، اور اگر اس کی طاقت و استطاعت نہ رکھے تو اسے اپنی زبان سے منع کرے، اور اگر اس کی بھی طاقت و استعطاعت نہ رکھے تو پھر اسے اپنے دل سے برا جانے، اور یہ ایمان کا کمزور ترین حصہ ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (٤٩).

اور بعض لوگوں کا یہ کہہ کر عذر پیش کرنا کہ: ہم کسی کو ان مضامین اور وغیرہ میں عورتوں اور ان کی اپنی تصاویر پیسٹ کرنے پرمجبور تو نہیں کرتے، کوئی فائدہ نہیں دیگا؛ کیونکہ وہ بھی برائی کو روکنے پر مامور ہیں، جیسا کہ اوپر حدیث میں بیان ہو چکا ہے.

اور اگر اس مجلس میں کوئی شرکت کرنے والا کسی عورت کی تصویر لگاتا ہے تو وہ گنہگار ہوگا، اور جو اس برائی کو ختم کرنے کی بجائے سکوت اختیار کرے وہ بھی اس میں برابر کا شریك ہے، چاہے وہ نگران ہو یا ذمہ دار، بنی اسرائیل پر اسی وجہ سے لعنت نازل ہوئی تھی کہ وہ برائی کو روکنے کی بجائے اس پر خاموش رہتے تھے، جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

{ بنی اسرائیل کے کافروں پر داود علیہ السلام اور عیسی بن مریم علیہ علیہ السلام کی زبانی لعنت کی گئی، اس وجہ سے کہ وہ نافرمانیاں کرتے تھے، اور حد سے تجاوز کر جاتےتھے، وہ آپس میں ایك دوسرے کو برے کاموں سے جو وہ کرتے تھے روکتے نہ تھے، جو کچھ بھی یہ کرتے تھے یقینا وہ بہت تھا }المآئدة (۷۸ - ۷۹).

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی برائی پر سکوت اختیار کرنے کا انجام بتایا کہ برائی پر سکوت کی سزا عمومی ہلاکت ہے، اور اور سزا عام ہے، جیسا کہ بخاری شریف کی درج ذیل روایت میں بیان ہوا ہے:

نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اللہ تعالی کی حدود کو قائم رکھنے والی اور حدود کو پامال کرنے والی قوم کی مثال ان لوگوں کی طرح ہے کہ کچھ لوگوں نے ایك کشتی میں قرعہ اندازی کی تو کچھ کو اوپر والا حصہ ملا اور کچھ کو نچلا حصہ ملا، تو نیچے والے لوگ جب پانی کی ضرورت محسوس کرتے تو اوپر والوں کے پاس سے گزر کر پانی لیتے، انہوں نے آپس میں کہا کہ کیوں نہ ہم اپنے حصہ میں سوراخ کر لیں اور اپنے اوپر والوں کو اذیت نہ دیں، اگر تو اوپر والوں نے انہیں سوراخ کرنے دیا تو وہ سب ہلاك ہو جائینگے، اور اگر انہوں نے ان کے ہاتھوں کو پکڑ کر انہیں اس سے منع کر دیا تو وہ سب نجات پا جائینگے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (۲٤۹۳).

اس لیے ہماری ویب سائٹ اور مجلس مذاکرہ کے نگران حضرات کو یہ وصیت ہے کہ وہ اللہ تعالی کا تقوی اور ڈر اختیار کرتے ہوئے ایسے قواعد و ضوابط وضع کریں جو اعضاء اور ممبران کو برائی نشر کرنے یا برائی کی ترویج سے روک کر رکھیں، اور انہیں چاہیے کہ اپنی ویب سائٹ سے وہ ساری برائیوں کو ختم کر دیں کیونکہ وہ اس کے ذمہ داران ہیں اور انہیں اپنی اس ذمہ داری کا اللہ تعالی کو جواب دینا ہے، اور اس میں کثرت مشارکین کی رغبت انہیں اللہ تعالی کی حدود کو پامال کرنے پر مت ابھارے، اور نہ وہ اس کو برقرار رکھ کر گناہ میں برابر کے شریك بنیں، اور نہ ہی وہ اس برائی پر خاموشی اختیار کریں، کیونکہ یہ خاموشی بھی اس برائی کی معاونت ہے.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ سب کو اپنی رضا و خوشنودی کے کام کرنے کی توفیق نصیب فرمائے.

واللہ اعلم .